INDIAN STREAMS RESEARCH JOURNAL
ISSN NO : 2230-7850
IMPACT FACTOR : 5.1651 (UIF)
VOLUME - 15 | ISSUE - 8 | SEPTEMBER – 2025

ناول کے فن کا تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر اظہر احمد غلام یزدانی
اسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو ویشونت مہاودیالیہ ناندیڑ۔

انسانی جبلت ہے کہ وہ بچپن ہی سے قصے، کہانیاں سننے کا عادی رہا۔ ابتداء میں جب لکھنے پڑھنے کے ذرائع نہیں تھے اور غاروں اور جنگلوں میں انسان بستا تھا اور پیٹ کی آگ بجھانے کی خاطر شکار یا جنگلی پھلوں کو کھا کر جیتا تھا۔ اس وقت بھی کبھی چاندانی راتوں میں اور کبھی اندھیروں میں بیٹھے بیٹھے یہ لوگ شکاریوں سے ان کے شکار کے قصے سنتے تھے۔

رفتہ رفتہ ترقی کی منزلیں طئے ہوئیں۔ انسان جنگلوں اور غاروں سے نکل کر قبیلوں کی صورت میں رہنے لگا۔ اس وقت بھی قصے، کہانیاں سنتا تھا۔ پھر تحریر ایجاد ہوئی۔ قبیلے، شہروں اور بستیوں میں تبدیل ہو گئے۔ انتظام سلطنت کے لیے سردار اور بادشاہت قائم ہوئی۔ شہزادے، شہزادیاں، وزیر زادے اور وزیر زادیاں پیدا ہوئیں تو پھر معاشقے بھی شروع ہوئے۔ معرکہ انجام دینے کے واقعات سامنے آنے لگے۔ پھر داستانوں کو لکھنا شروع ہوا۔ اور داستانوں کو سنانے کے لیے داستان گو بھی شہر شہر گھومنے لگے۔ اور داستانیں سننے کے لیے عوام کا ایک بڑا طبقہ ان کے اطراف جمع ہونے لگا۔ ان قصوں میں بادشاہوں، شہزادوں، شہزادیوں کے ساتھ ہی ساتھ وزیر زادے اور وزیر زادیوں کے ساتھ ساتھ مافوق الفطرت کردار، دیو، جن اور پریاں بھی ان داستانوں کا حصہ بننے لگیں۔

۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی کی شکست کے بعد ہمارے ملک میں بھی بڑی تبدیلیاں آنے لگیں۔ انگریزوں کے ساتھ ساتھ ان کا ادب بھی یہاں پہنچنے لگا اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کی خاطر یہاں سے نوجوان بھی مغربی ممالک جانے لگے۔ انگریزی سیکھنے لگے۔ اس زمانے میں انگریزی زبان بھی سیکھنے کا عمل شروع ہوا۔

سرسید احمد خان کی تعلیمی تحریک اور انگریزی زبان سیکھنے کی ترغیب نے زور پکڑا۔ جب زبان سیکھنے کا عمل شروع ہوا تو انگریزی ادب پڑھنے کا بھی رجحان پیدا ہوا۔ جبکہ اردو کا ادب ابھی تک داستانوں اور مثنویوں اور مرثیوں ہی میں بند تھا۔

چنانچہ اس ادب میں سوائے فرضی داستانوں کے کچھ نہیں تھا۔ اس ادب میں عصری موضوعات نہیں تھے

۔عصری کردار بھی نہیں تھے ۔عصری مسائل بھی نہیں تھے ۔ چنانچہ وہ لوگ جو انگریزی ناولیں پڑھنے لگے تھے۔وہ ایک طرح کی بے چینی محسوس کر رہے تھے ۔انھیں یہ بھی علم نہیں تھا کہ ناول سے کس قسم کا فائدہ اٹھایا جائے ۔

کسی بھی قوم کے لیے جو ترقی کی خواہ ہوں اس قوم کی علمی ،ذہنی ،معاشرتی ،معاشی تربیت ضروری ہے ۔ ۱۸۵۷ء کے بعد مسلم قوم اپنی بقا کی جنگ اور اپنی تہذیب کو بچانے کی جنگ لڑ رہی تھی ۔ چنانچہ ج ناولوں کا چرچہ ہوا اور اس سے متعلق باتیں ہونے لگیں ۔تو ڈپٹی نذیر احمد جب ایک نابغہ روزگار ،دانشور تھے ۔انھوں نے بھی اس پہلو پر سوچا حالانکہ وہ انگریزی نہیں جانتے تھے ۔اور ناہی انھوں نے کوئی ناول (انگریزی) پڑھا تھا۔ناہی وہ اس کی تکنیک اور اسلوب سے واقف تھے ۔لیکن پھر بھی انھوں نے ناول کے لکھنے کے لیے کمر باندھی ۔اپنی دانست میں سوچا کہ مجھے کوئی موضوع منتخب کرنا چاہئے ۔جس کے ذریعہ میں خواتین کے طبقے کی اصلاح کا کام کرسکوں ۔ یہی سوچ پروان چڑھتی گئی ۔اور ایک اصلاحی کہانی نے ان کے دل و دماغ میں جنم لیا۔اور انھوں نے اردو کا پہلا ناول ۱۸۶۹ء میں پیش کیا۔جس کا عنوان تھا ''مراۃالعروس''۔

یہ ناول اردو داں طبقہ میں اس قدر مقبول ہوا کہ اسکے بے شمار ایڈیشن شائع ہوئے ۔والدین اپنی لڑکیوں کی شادی کے جہیز میں اس کی شمولیت کو ضروری سمجھتے تھے ۔تب سے آج تک یہ ناول بار بار شائع ہو رہا ہے ۔

خواتین کی اصلاح کا موضوع اس قدر لکھنے والوں کے دماغ پر چھایا کہ اس ناول کا اثر لگ بھگ ساٹھ برس تک قائم رہا۔

یہاں ہمیں ناول کے ارتقاء سے بحث نہیں ہے ۔اس پہلے ناول نے ناول نگاری کے لیے ایسا میدان ہموار یا کہ ۱۸۶۹ء سے لے کر آج تک ناول لکھے جارہے ہیں ۔جن میں اسلوب،تکنیک کے بے شمار تجربے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں ۔

آئیے اب دیکھتے ہیں کہ مفکرین نے ناول کی کیا تعریف کی ہے ۔

ناول کی تعریف :

ناول دراصل اطالوی زبان کے لفظ ''ناویلا'' (Novella) سے لیا گیا ہے ۔اور انگریزی زبان میں اسے Novel کہا گیا۔ناول کے معنی ہیں ..... نیا۔ایسا قصہ جو نیا ہو یعنی داستانوں کے اسلوب اور موضوع سے مختلف ہو۔ڈاکٹر احمد صغیر ناول کی تعریف نہایت آسان لفظوں میں اس طرح بیان کرتے ہیں ۔

"ناول اس نثری صنف کو کہا جاتا ہے۔جس میں ایسا قصہ بیان کیا گیا ہو جو زندگی کی ترجمانی تسلسل کے ساتھ کرتا ہو، ناول کا فن دراصل معاشرتی یا انفرادی زندگی کی ترجمانی اور تصویر کشی کا فن ہے۔ناول نگار اپنے فکر و خیال سے ایک نئی حقیقت کو خلق کرتا ہے۔جو دراصل زندگی کی حقیقت سے ماخوذ ہوتی ہے۔" ۱

ناول جب مقبول ہونے لگا تو اس کے موضوعات میں بھی ایک تغیر پیدا ہوا۔سماجی اور معاشرتی ناول کے ساتھ ساتھ تاریخی ناول، رومانی ناول، سیاسی ناول، سائنسی ناول، نفسیاتی ناول، تہذیبی ناول وغیرہ وغیرہ انداز فکر کے ناول لکھے جانے لگے۔اور ناقدین ادب نے ناول کی تعریفیں اپنے اپنے انداز سے کرنا شروع کی۔مثلاً ممتاز ناقد سہیل بخاری اس صنف کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں ؛

"ناول اس نثری قصے کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص نقطۂ نظر کے تحت زندگی کی حقیقی و واقعی عکاسی کی گئی ہو۔شکسپیئر تو زندگی کو ڈرامہ کہتا ہے۔لیکن ہمارے نزدیک حیات ارضی ایک مہتم بالشان ناول ہے۔جس کا مرکزی کردار انسانیت ہے۔اب اگر ہم اس ناول کا مطالعہ کرنا چاہیں تو ہمیں اپنی تمام تر توجہ اس مرکزی کردار پر صرف کرنا ہوگی۔کائنات کو ہم محض اس نظر سے دیکھیں گے کہ اس نے انسانیت کے بنانے یا بگاڑنے میں کہاں تک حصہ لیا ہے۔ مختلف افراد کی زندگیاں اپنی جگہ کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔یہ تو عالم انسانیت کے مرکزی قصے کے ضمنی پلاٹ نہیں۔ناول انھیں افراد کی زندگیاں پیش کرتا ہے۔اس لیے ہمارا مرکز توجہ ایک شخص (مرکزی شخصی قصہ) اور اس کے اطراف کے واسطے سے اس کا ماحول یا معاشرہ ہوتا ہے۔جس طرح کائنات سے الگ انسانیت کا تصور ممکن ہے۔بالکل اسی طرح مخصوص ماحول یا معاشرے سے جدا ہو کر انفرادی زندگی کے کوئی معنی نہیں رہ جاتے۔اسی لیے ہمیں ان واقعات کا مطالعہ بھی ناگزیر ہے جو اس سے اثر پذیر بھی ہوئے اور اس پر اثر انداز بھی۔اور اس طرح ناول انسان کی باطنی اور خارجی زندگی کے تصادم کا ایک مسلسل نثری قصہ ہے۔جو قدیم انسانوں کی بہ نسبت ہماری زندگی سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔" ۲

نہایت آسان لفظوں میں ناول کی یہی تعریف کافی ہے۔ناول وہ ہے جو کاغذ کی سطح پر پوری ایک بستی کو

۱؎ : کتاب"اردو ناول کا تنقیدی جائزہ ۱۹۸۰ء کے بعد" از ڈاکٹر احمد صغیر ص ۱۵ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی۔ ۲۰۱۵ء

۲؎ : کتاب"اردو ناول کا تنقیدی جائزہ ڈاکٹر صغیر احمد ص ۲۷۔ ۲۶ از سہیل بخاری۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی۔ ۲۰۱۵ء

اس کے ماحول اور کرداروں کی روشنی میں ان کے معاشرتی مسائل، سماجی، معاشی، مذہبی، سیاسی مسائل کے ساتھ آباد کرنے کا نام ہے۔

جس طرح افسانے کے لیے اس کے اجزائے ترکیبی مقرر کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ناول کے لیے بھی عناصر ترکیبی مقرر کیے گئے ہیں۔ کیونکہ ان ہی اجزاء کی روشنی میں کسی بھی ناول کی تعمیر ممکن ہے۔ یہ اجزائے ترکیبی اس طرح ہیں۔(۱) قصہ (۲) پلاٹ (۳) واقعہ (۴) کردار (۵) پس منظر (۶) زبان و بیان (۷) نقطہ نظر۔

(۱) قصہ :

کسی بھی ناول کے لیے قصے کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ قصے میں قصہ پن کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ قصہ میں ہی ناول کو مطالعاتی وصف مہیا کرواتا ہے۔ قاری کی دلچسپی برقرار رکھتا ہے۔ اب یہ اس ادیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قصے میں تجسس کو کس طرح پیدا کر سکتا ہے۔ ناول کا تجسس ہی قاری کو باندھے رکھتا ہے کہ اب کیا ہوگا؟ اس کے بعد کیا ہوگا؟ اور قاری کی یہی خواہش پورا ناول پڑھوا لیتی ہے۔

قصے میں ایک کے بعد دوسرا آنے والا قصہ مصنف اس طرح گوندھے کہ ناول ایک تار سے بندھا ہوا ہے۔ ہر واقعہ اپنے بعد آنے والے قصے کا تجسس اجاگر کرے اور قاری خود بھی ناول کے تار سے بندھ جائے۔ ناول کی یہ بہت بڑی خوبی ہوتی ہے۔

(۲) پلاٹ :

ناول کا پلاٹ تو چند سطور ہی میں سمٹ جاتا ہے۔ اس کے باوجود پلاٹ کی بے حد اہمیت ہوتی ہے۔ کیونکہ پلاٹ کی بنیاد پر ہی ناول کھڑا ہوتا ہے۔ اس لیے ناول کا پلاٹ اس طرح ہو کہ وہ قاری کو چونکا سکے۔ اور پلاٹ ایسا ہونا چاہئے کہ اس کی بنیاد پر ایک عمدہ کہانی آسانی سے پھیلائی جا سکے۔ دوسرے معنوں میں پلاٹ کا مقام وہی ہے جیسے کسی زمینی پلاٹ پر عمارت کا نقشہ تیار کیا جاتا ہے اور اس نقشے پر ہی پوری عمارت تیار کی جاتی ہے۔ یہ کام نہایت ہنرمندی اور جاں سوزی کا کام ہے۔ یہ مصنف کا کمال ہے کہ وہ اپنے پلاٹ پر تاج محل تعمیر کرتا ہے یا ایک جھونپڑپٹی۔ ذہین مصنف ایک اچھے پلاٹ پر ایک یادگار عمارت ہی کھڑا کرتا ہے۔ پلاٹ کو پھیلانے میں ساری ہنرمندی مصنف ہی کے سر ہوتی ہے۔

(۳) واقعہ :

ایک ناول میں کئی واقعات ہو سکتے ہیں۔لیکن کونسا واقعہ پہلے آئے گا۔اور اس کے سیاق و سباق کیا ہوگا۔ اس واقعہ کا ناول سے کیا تعلق ہوگا۔ناول کی کہانی میں واقعہ کی اہمیت کیا ہوگی؟اس واقعہ میں کتنے کردار شامل ہوں گے یا وہ صرف بیان ہوگا؟یہ واقعہ ناول کی کہانی کو کس طرح آگے بڑھائے گا۔واقعہ کا تعلق مرکزی کردار سے ہے یا صرف اس کا ذکر کلائمکس پر ہوگا۔یہ سب باتیں مصنف کو اپنے ذہن میں رکھنا ہوگا۔ایک واقعہ کے بعد دوسرا واقعہ ناول میں کب اور کیسے آئے گا۔کیونکہ دونوں واقعات میں تال میل ضروری ہے۔اس طرح جتنے بھی واقعات ناول میں آئیں یا تو ان کے آنے کا تجسس قائم رہے۔یا پھر اگر آجائیں تو ان کے بعد تجسس کا بننا ضروری ہے۔کیونکہ ناول،ناولٹ یا افسانے کی طرح مختصر نہیں ہوتا بلکہ ضخیم ہوتا ہے۔اس لیے واقعات کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔اور ان واقعات میں ایک ربط کا ہونا بھی ضروری ہے۔

(۴) کردار :

کردار ہی ناول کا وہ جز ہوتے ہیں جن کے نفسیاتی عمل کے باعث ایک ناول نفسیاتی خوبیوں سے آراستہ ہوتا ہے۔ناول نگار کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ کم از کم وہ مرکزی کرداروں اور اہم کرداروں کو یک رخی نہ بنائے۔بلکہ ان میں جہاں اچھائیاں ہوں۔ان میں کچھ کمزوریاں بھی ہوں تا کہ ان کے سبب ناول کی کہانی پیچ دار بن سکے۔ اس میں تناؤ،تضاد و تصادم قائم ہو سکے۔یہ کام ناول میں کرداروں کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔اسی طرح ایک اچھا اور بڑا ناول کچھ ایسے کردار بھی عطا کرتا ہے۔جن کا شمار ادب میں مثالی کرداروں کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ ناول میں چھوٹے موٹے بلکہ مختصر کردار بھی ہوتے ہیں۔کبھی تو ناول کی کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں اور کبھی ابتداء میں ایک جھلک دکھا کر اور کبھی ایسے واقعے کا جز بن کر غائب ہو جاتے ہیں اور پھر اچانک کلائمکس پر نمودار ہو کر کہانی کا نتیجہ ہی بدلنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(۵) پس منظر :

قصہ،واقعہ اور کردار کے لیے پس منظر بہت ضروری ہوتا ہے۔پس منظر یہ بھی واضح کرتا ہے کہ ناول کا موضوع کیا ہے؟ناول میں کس طرح پس منظر ابھرتا ہے۔

کسی بھی ادیب کا تخیل جس قدر وسیع ہوگا۔پس منظر اتنا ہی گہرا اور معنی خیز ہوگا۔

(۶) زبان و بیان :

ناول نگار کے لیے زبان و بیان کا جاننا بے ضروری ہے۔ جس شخص کو زبان نہیں آتی وہ کبھی بھی کچھ نہیں لکھ سکتا۔ جس زبان میں کہانی / افسانہ / ناول لکھنا ہو مصنف کو اس زبان کا جاننا ضروری ہے۔ دوسرے جس ماحول میں، جس شہر اور جس ریاست کے پس منظر میں ناول لکھا جا رہا ہو، اس کی بولی ٹھولی، ماحول، جغرافیہ، محلے، گلیاں، ندی نالوں کا جاننا بھی نہایت ضوری ہوتا ہے۔ مصنف جس قدر عمدہ زبان جانتا ہو وہ اپنے خیالات کا اظہار اتنی ہی خوبی سے کر سکتا ہے۔ بیانیہ کبھی بھی زبان کی زور پر ہی لکھا جاتا ہے۔

(۷) نقطہ نظر / نتیجہ / کلائمکس :

جس موڑ پر ناول اپنی آخری بحث قائم کرتا ہے۔ اسے نقطہ عروج پر نظر یا کلائمکس کہا جاتا ہے۔ ایک فنکار ادیب اپنے ناول کا اختتام کبھی بھی عوام کے سوچے ہوئے نتیجہ پر اپنا ناول ختم نہیں کرتا بلکہ وہ کلائمکس پر اپنی ذہانت سے ناول کو ایسا رخ عطا کرتا ہے کہ قاری سوچتا رہ جاتا ہے اور ناول کا رزلٹ تبدیل ہو جاتا ہے۔

....

حوالہ۔

۱) اُردو ناول کی تاریخ اور تنقید۔	علی عباس حسینی۔
۲) اُردو ناول کا سفر۔	ناز قادری۔
۳) ناول کا فن۔	ابوالکلام قاسمی۔
۳) ناول کا فن۔	پروفیسر عتیق اللہ۔

Dr. Azhar Ahmed Gulam Yazdani

Asst.Professor Department of Urdu

Yashwant College Nanded